رہتے ہیں مگر ان مختلف ممالک کے لوگوں اور مختلف زمانوں کے لئے اسلام ایک ہی رہتا ہے۔ لہٰذا اسلام کا کوئی مخصوص کلچر نہیں ہو سکتا وہ (ابوالکلام) یہ بھی فرماتے تھے کہ کلچر ایسا نعرہ ہے جس کی کوئی تعریف نہیں کی جا سکتی اور مختلف ملکوں میں مختلف مفکرین نے اس کا استعمال مختلف معنی میں کیا ہے"

اس عبارت میں حافظ صاحب نے مولانا آزاد کی نسبت اسلامی کلچر کے متعلق ان کی جو رائے ظاہر کی ہے وہ سخت مغالطہ انگیز اور خاص طور پر مسلمانانِ ہند کے لیے جو ان دنوں اسلامی کلچر اور اسلامی ثقافت کے تحفظ و بقا کے لئے کوشاں ہیں شدید الجھن کا باعث ہو سکتی ہے، یہ کہنا کہ سرے سے اسلام کا کوئی کلچر ہی نہیں ہے مذہب اور تاریخ کے ان تمام مسلّمات سے اغماض کر لینا ہے جن پر ارباب فکر و نظر کا اب تک اتفاق رہا ہے اور جس کو خود قرآن نے بار بار بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے اس بنا پر ہم کو یقین ہے کہ حافظ صاحب نے مولانا کی رائے ادھوری نقل کی ہے۔ گفتگو میں یقیناً مولانا نے اصل معاملہ کے سب پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہوگی اور اس سے حقیقت واضح ہو گئی ہوگی ہم جناب حافظ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ان کی مولانا سے جو مفصل گفتگو ہوئی تھی اس کو ایک مضمون کی شکل میں مرتب کر کے شائع فرما دیں برہان کے صفحات اس خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

جب سے وزیر اعظم جواہر لال نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں اردو زبان کے متعلق ایک پرجوش تقریر کی اور ساتھ ہی کانگریس ورکنگ کمیٹی میں اردو سے متعلق ایک نہایت اہم اور تاریخی ریزولیوشن منظور کیا ہے اردو کے متعلق ملک کی عام فضا بہت کچھ امید افزا نظر آتی ہے۔ اگرچہ اسی صوبہ میں اردو کو علاقائی زبان ہونے کا شرف تو اب تک عطا نہیں ہوا اور بیس بائیس لاکھ کے دستخطوں سے جو میمورنڈم صدر جمہوریہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اب تک اس کا بھی کوئی جواب نہیں ملا ہے تاہم ۱۴ر جولائی ۱۹۵۸ء کو مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے جو پریس نوٹ شائع ہوا ہے اس نے اردو کی آئینی اور قانونی حیثیت واضح اور مضبوط کر دی ہے اس نوٹ کا پہلا اثر تو اتر پردیش کی حکومت پر یہ ہوا ہے کہ اس نے یوپی کے سات مغربی اضلاع کی زبان اردو کو تسلیم کر لیا ہے حالانکہ پہلے یہ گورنمنٹ سرے سے اردو کے وجود کی قائل ہی نہیں تھی اس کے علاوہ اتر پردیش گورنمنٹ نے اپنے مختلف ماتحت محکموں کو بھی ہدایات جاری کی ہیں کہ وزارت داخلہ کے پریس نوٹ کا لحاظ کیا جائے اور صرف یہی نہیں بلکہ پنڈت جواہر لال نہرو اور وزیر تعلیم ڈاکٹر شری مالی نے صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کے نام جو خطوط لکھے ہیں انہیں بھی اس پریس نوٹ کے مطابق عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پریس نوٹ کی اصل اسپرٹ کے مطابق اس کی ہدایات پر سچائی اور ایمانداری